بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

اے صاحبانِ عقلِ سلیم و فہمِ مستقیم و اے حاملانِ نقلِ رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم
جبکہ خدائے پاک و صاحبِ لولاک لما خلقت الافلاک کے محاسن و محامد لاتعد و
لاتحصی کی تناہی و انحصار من حیث العقل ممتنع بالذات و سراسر محال ہے پس اس
حکیم و نائب حکیم کے اقوال و افعال کی تدقیق و تحقیق من حیث الاستدلال میں
زبانِ ناطقہ لال و عقلِ عقلا خراب حال کیونکر نہو۔ کسی عاقل منطقی فلسفی نیچری
معتزلی کے مسلمات بدیہیہ و قیاساتِ ضروریہ تمثیلیہ و استقرائیہ کا یقین کرنا ہر مؤمن
پر واجب نہوگا۔ اگرچہ یہ امر اعلیٰ بدیہیات سے ہے کہ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ

لیکن اوس حکمۃ عالیہ کا عقول پر اثر بالکلیۃ الثابت یا کلمۃ الحق تعمیر یا بوجہ خست

بعض ہی مقصود ہونا ممتنع ہے۔ اور کوئی حکیم مجازی اوس تک حقیقی کا سلوک نہیں

ہے۔ لہذا اوس وقت ایسی ہیجون مسلمان کی نیکوئی کے کلام موزون

الذین یؤمنون بالغیب کے بیان تمام ریز مرتبہ اعلی و افضل پایا ہے

اور اون مستدلین یعنی یا مجادلین جھگڑا۔ مکابرین نہایت کا سرمایہ ضلالت

و پایہ حماقت و سفاہت ادنیٰ و ارذل رہا ہے۔ متفلسفین مجادلین قدیم و جدید

کے دلایل علی سبیل المکابرۃ لا المناظرۃ اور اونکے اقوال و اعمال کے تردیدات

علمائے شرع کو ضرور ہوتے ہیں اس لیے استعمال علوم عقلیہ فی الزمان الحال

والماضی ضروری مقصود رہا ہے۔ لیکن تصدیق قلبی اقرار لسانی جو سبب ایمان

و اذعان ہے۔ اور فعل من افعال القلب بے شک و گمان ہے وہ علی الدوام

ان دلایل عقلی و فلسفی سے گریزان ہے۔ جن کے نفوس قدسیہ و عقول

سلیمہ و طبایع مستقیمہ ہیں مثل انبیاء علیہم السلام و اولیاء و صلحاء و علماء راسخین

متبعین سنت اللہ و المرسلین صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین وہ ان قواعد

معتقدات اسلامیہ کے متبع و مستمع بلا دلیل ہوتے ہیں۔ اور جنکے قلوب عامرہ

و عقول مستکبرہ ہیں وہ ہمیشہ انکار باطلہ و انظار عاطلہ میں مبتلا اور زیبا

صداقت کے ورطۂ اختلاف و اثنیت میں پڑکر کشتی بان کو تباہ کرتے رہتے ہیں

اہل عقل کے پیچھے پڑ کر وہ مولانا روم کے کلام صداقت نظام کو گوش ہوش

سے بہ نیت نصیحت نہ سنکر ۵ گر باستدلال کار دین بدے

فخر رازی راز دار دین بدے * پاے استدلالیان چوبین بود *

پاے چوبین سخت بے تمکین بود * یا بایں عقل و دانش و ذکاوت و بایں

علم و بینش و متانت فخر العلماء المتقدمین والمتاخرین مولانا فخر الدین الرازی

رضی اللہ روحہ فی اعلی علیین کا قصہ سنا ہوگا کہ انکو اکیس دلیلیں ثبوت

وحدانیت باری عز اسمہ میں فلاسفۂ معقا کے مقابلہ میں تحریر فرمائی تھیں

الا وقت نزع بمقابلۂ شیطان سواے إِنِّي آمَنْتُ عَلَى اللهِ بِلَا دَلِيلٍ

ایک بھی کام نہ آئے۔ پس یہاں سے معلوم ہوا کہ دلائل عقلیہ کا معتمد ہمیشہ

عند اللہ والرسول رسوا و ذلیل ہے لیکن عند الشیطان علیہ اللعن مقبول

و عالم جلیل ہے۔ مگر اسلامیہ فرقون میں جو اختلاف کہ واقع ہوا فقط امور

دینی کا تحقیق بعد حل کلام آلہی ظاہر معانی میں ہوا۔ یا ظاہر معانی اور باطن

معانی کو جمع کرنیکے لئے۔ یا تطبیق آیات قرآنی و احادیث کی سے یا تصحیح

و توفیق درمیان روایات۔ یا تمیز درمیان ناسخ و منسوخ کی بغیر ازمقصد

تحریف کلمات کی اپنے اپنے موضع سے ظواہر معانی کو خیالات فاسدہ
و توہمات کا سد سے دور کرنے کے لئے جو نفوس خبیثہ میں وسوسہ
شیطانی وارد ہوتے ہیں نعوذ باللہ کیونکہ واضع احکام الہیہ اور قواعد شرعیہ
کا وہی آکہ واجب الوجود لذاتہ مجتمع جمیع صفات کا ۔ وہ اپنے بندوں پر
قاہر اور غالب اور قدرت سے مستقل اور بغیر از جہت و مکان ہے کہ تعالی
اور سہو و غفلت سے منزہ ۔ پادشاہ قوی و قدیر تعطیل و تشبیہ سے منزہ
قدیم و باقی جسکو فنا و زوال نہیں عالم کلیات عالم کا اوس کا حکم اعمال و افعال
سے ہر حال جاری ہے کہ جو یک ذرہ بغیر از حکم اوس کے حرکت کرتا ہی نہیں
حی و قیوم و قادر کہ جو مرتا ہی نہیں بلکہ ہر شئے کو زندہ کرتا ہے ۔ اوسی کے
حکم سے ہر شئی کا بقا و فنا بمصداق یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید غنا
و نافع کہ جسکو چاہے ضرر دے یا نفع ۔ مصالح عباد سے خبردار ۔ دانندہ
منافع و مضار کا ۔ تمھارے آگے اور پیچھے کا عالم ۔ اوسکا حکم ہر شئی کو محیط ۔
پس کہاں ہے طاقت بشر کی جو خالق قوی کا مقابلہ کرسکے ۔ اور عقول ناقصہ
اور افہام قاصرہ سے اوسکی حقیقت علم و حکمت بالغہ کو پا سکیں ۔ انہیں
وجوہ سے بغیر از کسب نفس حقیقت حال بہ اطاعت و انقیاد سکے سوا امور

مامور ہوتے ہیں۔ تماوہ [illegible] فلاسفر ہونے حق و باطل کو خلط ملط
کر دینے لگے ہیں انتہا سے کوشش بیجا کی ہے یہانتک کہ حاجت قیل و قال
کی نہ رہی نہ ضرورت حجت و استدلال کی۔ انہیں وجوہات سے ہمارے
دین و ایمان میں کسی معنی کا شک و شبہ باقی نہ رہا۔ اور ہم عجائب قدرت
و غرائب حکمت ادمیں الٰہ واحد کے نظر کرتے ہیں تو اس کی کبریائی
پر دلیل پکڑتے ہیں نہ اس لیے کہ افعال ذمیمہ و اعمال سیئہ سے اسکی
قدرت میں دخل دیں۔ اور اسکی حسب عقل ہم پر حکم کریں کیونکہ مقدرات
مذکورہ طاقت بشری سے خارج ہیں۔ علی الخصوص امور دینی۔ علی مرتضی
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر ہمارا دین بالرائے ہوتا تو مسح کے لئے
اعلیٰ خف سے اسفل خف اولیٰ ہوتا۔ لیکن میں نے دیکھا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو ظاہر خف پر مسح کرتے ہوئے اس حدیث کو
صاحب مشکوٰۃ المصابیح نے باب مسح علی الخفین میں داؤد و دارمی
روایت کیا ہے۔ ثانیاً قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ
طَلَبَ الدِّیْنَ بِالْعَقْلِ تَزَنْدَقَ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا بِالْکِیْمِیَا اَفْلَسَ
یعنے جو شخص عقل سے دین کو طلب کریگا زندیق ہوگا اور جس نے

کیونکہ جامعین قرآن ایسے اشخاص جو حفاظ قرآن و احادیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ لیکن امکان حضرت انسان خاص خطا و نسیان کیطرف
جانب محتمل تھا لہذا اس شبہ عظیمہ کے تدارک کے واسطے اور دلی ہدایت حقیقی کے
اپنے بندگان خاص کی تعلیم اس آیت شریفہ فرمادی قولہ تعالیٰ
انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور مثل صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین بلا تصحیح و تحریف کلمات خیر الانام اور کلام پاک کی اصل عبارات
اصل بعینہ کرتے رہے اور توضیح و تشریح معانی و بلاغت و فصاحت
میں ہزارہا کتب تفاسیر مثل تفسیر عباس تفسیر ابن جریر جو سولہ جلد میں ہے
تفسیر کبیر رازی مسمی بمفاتیح الغیب جو آٹھ جلد وغیرہ میں ہے۔ تفسیر کشاف زمخشری
تفسیر بیضاوی۔ تفسیر بغوی تفسیر جلالین تفسیر مدارک۔ تفسیر نیشاپوری
تفسیر فتح الرحمان۔ تفسیر خازن تصنیف فرماتے رہے اور زمان رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت تک اہل اسلام ہزارہا طبقات علماء عظام و
فضلاء کرام و جماعات عقلاء اذکیا جواہرین احوال سماوات و نجوم غواص
دریائے علوم ستجم گذرے کہ جو ہر فرد جامع معقول و منقول حاوی فروع
و اصول فرید دہر و وحید عصر کہ جو کلام اللہ کی اندرونی فصاحت و بلاغت

بانظم و ترتیب یا معانی و بیان میں عیب نہ کہا حالانکہ تمامی علماء مذکورین اہل

لسان و غیر اہل لسان سے سب نے عظمت و شان و حسن بیان پر کلام اللہ کے

اتفاق کیا تہا یہانتک کہ مثل سورۂ اقصر کلام اللہ کے لانے پر عاجز رہے
ہونا ظاہر

بلکہ حسن بیان و بلاغت و فصاحت پر بجد اقرار و اظہار عجز و نیاز یہہ بول اٹھے

ما ھذا کلام البشر انما ھو کلام خالق القول والقدر از ان بعد منکرین

و منافقین بر جمیع عقلاء و علماء و فصحاء عرب و عجم کے نزدیک کالانعام بل ھم اضل

ہی مشہور رہے بعض تفاسیر میں بسبب عدم اعتماد راوی بعض بعض

قصص و حکایات کو ترک کیا جو کہ اصل کلام میں دخل نہ تہا اور فصاحت و

بلاغت و متانت و صحت کلام کو مضر تہا کیونکہ نقص تو کہ عائد تہا طرف راوی

کے نہ طرف کلام کے اسی لئے مفسرین آخرین نے اونکی صدق و کذب

کی تنقیح کر دی لہذا شبہہ باقی نہ رہا مثل قصۂ داود علیہ السلام وغیرہ۔ پس

ہمارے نزدیک معتبر اون مفسرین کا کلام ہے جو محققین مطلعین سے ہو

اور کلام اون فقہا کا جو عاملین ماہرین سے ہو ۔ اور کلام اون محدثین

کا جو صادقین مطلعین ماہرین سے ہوں اور کلام اون متکلمین کا جو منصفین و

متبعین سنت سید المرسلین کا ہو اور کلام صداقت نظام صوفیہ کرام طریقین
پیروی کا گسستہ نگان ۱۲ — بیٹے کلام درست ۱۱

جو ضعیف البنیان . من الخطاء والنسیان . لم یکن ثم کان . حادث و متغیر

فی کل آن . جسکو اللہ نے نسبت ضعف و خسران سے دی . بعد ازان

کفران نعمت و طغیان سے لہذا ماخوذ ہے بالنواصی والاقدام

مقہور الحال . و متزلزل البنیان . سیاھی کفر و طغیان . اور ماخوذ دست

شیطان کا جسکی شان اوصاف مذکورہ سے ہو تو خیال کر کہ اوسکا بیان

کہان عیب و نقصان سے خالی رہے . اور اوس کے خیالات بغیر از

ضلالت و نقصان کے کہان سالم رہے . بخلاف انبیاء علیہم السلام اور

اولیاء کرام اور علماء ذوی الاحترام جو اللہ تعالی نے اپنے بندون مین

برگزیدہ کیا . اور کافہ انام سے مستثنی اور شیاطین نافرجام سے محفوظ

رکہا . جو لوگ انبیاء علیہم السلام کے تابع ہوے و محفوظ رہے . بخلاف

حکماء فلسفہ و منطقیہ کے جو اپنے کمالات نفوس پر زعم کرتے ہین . حالانکہ

عقول و افہام متخالف اور قیاسات متناقض . مقدمات و قیاسات باہم یکدیگر

متعارض و متناقض کہ جنکو قرار نہین . کبھو نفی اور کبھو اثبات اور اپنے خطیات

سے واقف اور اپنے نقصانات و عیوبات سے مطلع بھی نہین حتی کہ دوسرا

معلوم کرسکے . اور عقل طفولیت مغایر عقل شباب . اور عقل شباب

اطلاع